سورة النساء

آیت ۷۱ - ۷۶

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾ وَ اِنَّ
مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ
مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَ لَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ
مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَ مَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ ﴿٧٥﴾ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا
اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔
خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ
ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی
منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہل کتاب کو اسلام کی دعوت
اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امت مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ وراثت، یتامیٰ، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد رسمیں، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولادِ ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی غلط فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات ۷۶-۷۰ (رکوع ۱۰)

- نا موافق حالات میں احتیاط سے رہنے کا حکم
- دشمن کے جارحانہ اقدامات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مسلح رہنے اور جہاد کرنے کا حکم
- اس کے لیے گوریلا جنگ لڑنی پڑے تو لڑو اور اگر کسی بڑی روایتی جنگ کی نوبت آ جائے تو اس کے لیے پوری طرح تیار رہو۔
- مسلمانوں کو اپنی ایمانی قوت سے اپنے چاروں طرف پھیلے دشمنوں کے جال کو توڑنے اور ہر سطح پر زندگی کا ثبوت دینے کی ہدایت
- اپنی صفوں کا جائزہ لینے کی ہدایت۔ کمزور اعمال اور منافقین کو پہچاننے کی ہدایت جو صرف اپنے دنیوی مفاد کے لیے مسلمانوں کی صفوں میں..
- مسلمانوں کو طاقت اور قوت کے سرچشمے سے وابستہ ہونے کا حکم
- زندگی اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کر دینے اور خیر و شر کی اس کشمکش میں دیوانہ وار گزر جانے کا نام۔ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کفار سے جنگ لڑو، کفار مرکز اسلام پر حملہ کر دیں تو مدافعت کرو، ظلم کا نشانہ بننے والے مرد، عورتوں اور بچوں کے لیے لڑو

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو جو ایمان لائے

خُذُوْا - تم پکڑو

خُذْ - فعل امر

أخَذَ يَأخُذُ ، أَخْذًا - پکڑنا

حِذْرَكُمْ - اپنے بچاؤکے ہتھیار کو

حِذْر : وہ چیز جسے اسلحہ طرح کے مقابلے میں امن کی خاطر استعمال میں لاتا ہے۔ مثلاً جنگی اسلحہ، ہتھیار وغیرہ

+ کسی خوفناک چیز سے چوکنا اور ہوشیار رہنا

فَانْفِرُوْا - پھر تم نکلو

نَفَرَ يَنفُرُ ، نُفورًا.. کسی چیز سے یا کسی چیز کی طرف بھاگنا، لڑائی کے لیے نکلنا

نَفِير لڑائی کے لیے نکلنے والے

ثُبَاتٍ - گروہ در گروہ

ثُبَات - جماعت، گروہ، لشکر (بہادر شہسواروں کا چھوٹا دستہ)

اَوِ انْفِرُوْا - یا تم نکلو

جَمِيْعًا - سب اکٹھا

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ‌ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا ۝۷۲

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ - اور یقیناً تم میں سے

لَمَنۡ - وہ بھی ضرور ہے جو

لَّيُبَطِّئَنَّ -لازماً دیر لگائے گا

(ب ط أ) بَطَّأَ يُبْطِّئُ ، تَبْطِيْئًا - چلنے میں دیر لگا، سستی کرنا (II)

فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ - پھر اگر آ لگی تم کو کوئی مصیبت

قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ - تو وہ کہے گا انعام کیا ہے اللہ نے

عَلَىَّ - مجھ پر

اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ - جب میں نہیں تھا

اَكُنۡ اصل میں اَكُوْنَ تھا، لَمۡ کی وجہ سے ن ساکن ہو گیا اور و گر گیا

مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا - ان کے ساتھ موقع پر موجود

شَهِيد - یہاں لغوی معنی میں (موقع پر حاضر ہونا)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ خُذُوا۟ حِذْرَكُمْ فَٱنفِرُوا۟ ثُبَاتٍ أَوِ ٱنفِرُوا۟ جَمِيعًا ﴿٧١﴾ وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن
لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَىَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٢﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مقابلہ کے لیے ہر وقت تیار رہو، پھر جیسا موقع ہو الگ الگ دستوں کی شکل میں نکلو یا اکٹھے ہو کر

ہاں، تم میں کوئی آدمی ایسا بھی ہے جو لڑائی سے جی چراتا ہے، اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں اِن لوگوں کے ساتھ نہ گیا

O ye who believe! Take your precautions, and either go forth in parties or go forth all together.

There are certainly among you men who would tarry behind: If a misfortune befalls you, they say: "Allah did favour us in that we were not present among them."

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ﴿۷۱﴾

قتال فی سبیل اللہ کا ذکر

- یہ خطبہ اس زمانہ میں نازل ہوا تھا جب احد کی شکست کی وجہ سے اطراف ونواح کے قبائل کی ہمتیں بڑھ گئیں تھیں اور مسلمان ہر طرف سے خطرات میں گھر گئے تھے۔ آئے دن خبریں آتی رہتی تھیں کہ فلاں قبیلے کے تیور بگڑ رہے ہیں، فلاں قبیلہ دشمنی پر آمادہ ہے، فلاں مقام پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں
- مسلمانوں کے ساتھ پے در پے غداریاں کی جارہی تھیں۔ ان کے مبلغین کو فریب سے دعوت دی جاتی تھی اور قتل کر دیا جاتا تھا۔ مدینہ کے حدود سے باہر ان کے لیے جان ومال کی سلامتی باقی نہ رہی تھی۔ ان حالات میں مسلمانوں کی طرف سے ایک زبردست سعی وجہد اور سخت جاں فشانی کی ضرورت تھی تاکہ ان خطرات کے ہجوم سے اسلام کی یہ تحریک مٹ نہ جائے۔
- خطبہ اگرچہ عام مسلمانوں سے ہے لیکن تبصرہ انہی منافقین کے رویے پر ہے جن کی بابت اوپر فرمایا ہے کہ یہ اسلام کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن اس راہ میں کوئی چوٹ کھانے اور ہجرت وجہاد کی آزمائشوں سے گزرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ پہلے مسلمانوں کو جہاد کے لیے لیس ہونے اور جنگ کے لیے اٹھنے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ اگر جماعتی حیثیت سے جنگ کے لیے اٹھنے کی ضرورت پیش آئے تو جماعتی شکل میں اٹھو اور اگر ٹکڑیوں اور دستوں کی شکل میں نکلنے کا موقع ہو تو ٹکڑیوں اور دستوں کی صورت میں نکلو اگر چھوٹے دستے بھیج کر شب خون مارنا پڑے یا گوریلا جنگ لڑنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا ﴿۷۲﴾

نفاق اور اس کا اظہار

- آیت کریمہ میں مسلمانوں کو توجہ دلائی جارہی ہے کہ تمہیں چونکہ نہایت خطرناک حالات سے واسطہ پڑا ہے جس میں قدم قدم پر بڑے بڑے معرکے پیش آنے کا اندیشہ ہے اور یہ راستہ ایسے دشمنوں سے اٹا پڑا ہے کہ ان کا سامنا کرنے کے لیے جس طرح ایک مضبوط ایمان اور توکل ضروری ہے اسی طرح مسلمانوں کی صفوں میں انتہائی اتحاد و اتفاق، ہم آہنگی، ایمان و عمل میں کامل موافقت اور انتہائی یک سوئی کی ضرورت ہے
- لیکن اس خطاب کا مقصد منافقین کے کرداروں کا تعارف کرانا ہے یعنی ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو دیدہ و دانستہ اور حیلوں بہانوں سے جہاد پر نکلنے میں دیر کرتے ہیں اور پیچھے رہ جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر اگر اس سفر جہاد میں مسلمانوں کو کچھ تکلیف پہنچے تو بڑے خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں پیچھے رہ گیا، ورنہ مجھے بھی وہی دکھ اٹھانا پڑتا جو دوسرے مسلمانوں نے اٹھایا ہے، اور اگر مسلمانوں کو فتح و خوشی نصیب ہو اور غنیمت کا مال ہاتھ لگے تو حسرت سے کہتے ہیں کہ اگر ہم بھی ان میں شامل ہوتے تو ہمارا بھی کام بن جاتا
- ان دونوں صورتوں میں انھیں محض دنیوی تکلیف اور دنیوی مفادات ہی کا احساس ہوتا ہے۔ اخروی زندگی یا رضائے الٰہی سے انھیں کبھی غرض نہیں ہوتی اور یہی ان کے منافق ہونے اور اللہ اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے کی دلیل ہے۔

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَ بَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۳﴾

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ - اور البتہ اگر آملے لگے تم کو

وَ - حرف عطف ، لَ - لام تاکید ، اِنۡ - شرطیہ

فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ - کوئی فضل اللہ (کے پاس) سے

یعنی فتح یا مالِ غنیمت

لَيَقُوۡلَنَّ - تو وہ لازماً کہے گا

لَ - لام تاکید

كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ - جیسے کہ تھی ہی نہیں

بَيۡنَكُمۡ وَ بَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ - تمہارے اور اس کے درمیان کوئی خیر خواہی

مودت

محبت، پرخلوص دوستی، یگانگت

يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ - اے کاش میں ہوتا ان کے ساتھ

یَا - حرفِ ندا

لَیۡتَ حرفِ تمنا

ایسی آرزو جسکا پورا ہونا ممکن نہ ہو

فَاَفُوۡزَ - تب تو میں کامیابی پاتا

فَوۡزًا عَظِيۡمًا - ایک شاندار کامیابی

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۳﴾

اور اگر اللہ کی طرف سے تم پر فضل ہو تو کہتا ہے اور اس طرح کہتا ہے کہ کاش
گویا تمہارے اور اس کے درمیان محبت کا تو کوئی تعلق تھا ہی نہیں کہ
میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑا کام بن جاتا

And if a bounty from Allah is given you, he says - and says as if there never was any affection between you and him - 'Oh, would that I had been with them, I would have come by a great gain.

وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

منافقین کے کردار کا ایک اور رُخ

- مسلمانوں کو جہاد میں اللہ کا فضل یعنی فتح و نصرت اور مال غنیمت ہاتھ آئے تو منافق لوگ کف افسوس ملتے ہوئے کہتے ہیں ہم بھی شامل جہاد ہو جاتے تو مال کا کچھ حصہ ہمیں بھی مل جاتا گویا ان کے اور تمہارے درمیان محبت کا کوئی رشتہ نہیں انھیں صرف اپنے مطلب سے غرض ہے
- ایسے لوگوں کا مطمح نظر دنیا اور اس کے مادی فوائد و منافع ہیں اور بس۔ اسی کیلئے یہ لوگ جیتے اور اسی کیلئے مرتے ہیں۔
- اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا :

← مسلمانوں کی کامیابی سے پریشان اور ان کی تکلیف پر خوش ہونے والا منافق ہے مومن نہیں ، ایک حقیقی مومن کی خوشی و غمی ملت کے اجتماعی مفاد سے وابستہ ہوتی ہے

← مومن اللہ کے لیے لڑتا ہے مال غنیمت کے لیے نہیں، یہ منافقوں کا حال تھا کہ جہاد میں مال ملے تو خوش تھے نہ ملے تو پریشان

← ایمان و یقین کی دولت اور حق و ہدایت کی روشنی سے محرومی کے نتیجے میں انسان ایسا اندھا اور اوندھا ہو کر رہ جاتا ہے کہ اس کی نظر بس اسی روز و شب اور بطن و فرج کے تقاضوں تک ہی محدود ہو جاتی ہے۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

لَ - لام تاکید

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - پس چاہیے کہ لڑیں اللہ کی راہ میں

شرَى يَشرِي ، شِراءً - خرید و فروخت

(لیکن یہاں بیچنے کے معنی میں)

الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ - وہ لوگ جنہوں نے بیچ دیا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ - دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے

وَمَنْ يُّقَاتِلْ - اور جو جنگ کرے گا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ - پھر وہ قتل کیا گیا یا غالب آیا

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ - تو عنقریب ہم دیں گے اس کو

اَجْرًا عَظِيْمًا - ایک عظیم بدلہ

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝74

(ایسے لوگوں کو معلوم ہو کہ) اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو فروخت کر دیں، پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا اور مارا جائے گا یا غالب رہے گا اُسے ضرور ہم اجر عظیم عطا کریں گے

Let those who seek the life of the Next World in exchange for the life of this world fight in the way of Allah. We shall grant a mighty reward to whoever fights in the way of Allah, whether he is slain or comes out victorious.

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾

معرکہ ہائے حق و باطل میں حرف آخر

اللہ کی راہ میں لڑنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں؟ اور اس سے جی چرانے والے کون ؟

- حقیقی ایمان اور اخلاص سے عاری لوگ اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے والے نہیں۔ قافلۂ حق کے ساتھ چلیں بھی تو کسی دنیوی مفاد کی خاطر، یا پھر کسی ایسے معرکے کے لیے تیار ہوں گے جہاں مال ملنے اور فتح کا امکان ہو۔ جس راستے میں جان و تن کے مراحل نظر آتے ہیں یا جس میں دنیا کے اجڑ جانے کا اندیشہ ہو وہ کبھی اس راستے پر نہ چلیں گے۔ کفر یا نفاق کے پیش نظر دنیوی مفادات کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا
- حق و باطل کی کشمکش اور آویزش سے جو فضا پیدا ہوتی ہے وہ منافق کے لیے سازگار نہیں ہوتی
- اس کے برعکس شعور سے ایمان قبول کرنے والا پہلے ہی دل اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ اس کا مقصود دنیا نہیں آخرت ہے۔ اسے بندوں کو نہیں اللہ کو رکھنا ہے۔ دین کی سربلندی کے لیے وقت، مال، جان کی قربانی دراصل اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ اس لیے کسی چیز سے دریغ نہیں
- یہ لوگ دنیا کو تج کر صرف آخرت کی کامیابی کے لیے جہاد کرتے ہیں وہ مارے جائیں یا فتحمند ہوں، دونوں ہی صورتوں میں ان کے لیے اجر عظیم ہے۔
- اللہ اور آخرت کی زندگی پہ ایمان لانے والوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا تقاضا

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

وَمَا لَكُمْ - تمہیں کیا (ہو گیا) ہے

لَا تُقَاتِلُوْنَ - (کہ) تم نہیں لڑتے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ -اور کمزور کیے ہوئے لوگوں کے لیے

مِنَ الرِّجَالِ - مردوں میں سے

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ - اور عورتوں اور بچوں میں سے

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ - وہ جو کہتے ہیں

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا -اے ہمارے ربّ تو نکال ہم کو

(ض ع ف)

مُسْتَضْعَفِيْن ـ مُسْتَضْعِفٌ کی جمع
کمزور، بے بس

اِستَضعَفَ یَسْتَضْعَفُ ، اِسْتضعافًا
ضعیف اور کمزور ہونا (X)

مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۚ ۙ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ؕ﴿۷۵﴾

قریہ - بستی (اسکا اطلاق چھوٹی بستی، گاؤں، قصبے اور شہر پر ہوتا ہے)

مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ - اس بستی سے

الظَّالِمِ اَهۡلُهَا - ظالم ہیں جس کے لوگ

وَاجۡعَلۡ لَّنَا - اور تو بنا ہمارے لیے

مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا - اپنے پاس سے کوئی کارسز

وَّاجۡعَلۡ لَّنَا - اور بنا ہمارے لیے

مِنۡ لَّدُنۡكَ - اپنے پاس سے

نَصِيۡرًا - کوئی مددگار

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ
الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ
اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ ﴿۷۵﴾

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اُن بے بس مردوں، عورتوں اور
بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ
خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف
سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے

How is it that you do not fight in the way of Allah and in support of the helpless - men, women and children -who pray: 'Our Lord, bring us out of this land whose people are oppressors and appoint for us from Yourself, a protector, and appoint for us from Yourself a helper'?

محمد اقبال

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ

جہاد فی سبیل اللہ کے دو اہم داعیوں کا ذکر

- پہلا داعیے کا ذکر گذشتہ آیت میں ،خدائی ہدف : اعلائے کلمتہ اللہ یعنی اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے ، (جو بھی لڑے گا پھر خواہ وہ دشمن سے مغلوب ہو جائے یا جلد ہی سے مارا جائے (شہید ہو جائے) یا دشمن کو مار دے اور اس پر غالب اور فتح مند ہو جائے، ہر حالت میں اللہ اس کو آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں گے
- دوسرے داعیے کا ذکر یہاں ۔ انسانی ہدف : یہ مظلوم اور کمزور مسلمانوں کی حالت زار کا یہ داعیہ (جو بالخصوص مکہ میں اور مدینہ کے نواح میں موجود قبائل میں اسلام قبول کرنے والے مسلمانوں کی حالت زار سے متعلق)
- یہ لوگ ظلم کی چکی میں پس رہے تھے محض اس بنا پر کہ یہ اسلام لے آئے ہیں ۔ ان کی مدد اور ان کے لیے لڑنے پر ترغیب، تحریک و تحریض کا اسلوب ۔ ان کی آزادی کے لیے جہاد و قتال اور جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ کا درجہ رکھتا ہے
- اسلامی جہاد کا اصلی مقصد دنیا سے فتنہ کو مٹانا ہے۔ کسی ایسی جگہ یہاں مسلمانوں کو شدید عقوبت اور مظالم کا سامنا ہو ان کے گھر بار، اہل اور اموال ، ان کی جانیں اور ان کی عبادت گاہیں محفوظ نہ ہوں انہیں عبادت کی آزادی نہ ہو ... فساد فی (Persecution) کی مثال ہے اور یہ صورتحال قتال فی سبیل اللہ کی صدا ہے (یہ مظلومین اور مستضعفین کو ظلم کے چنگل سے نکالنے کے لیے نکلنا ہے)

الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۚۙ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ؕ۷۵

- جہاد کی غایت - مالِ غنیمت و متال، مقام و مرتبہ، طبعی وسائل اور دوسرے ممالک کے خام مال پر قبضہ نہیں ہے اور نہ ہی منڈیاں [حاصل] کرنے یا عقیدہ اور سیاست ٹھونسنے کیلئے ہے بلکہ صرف اصول و فضائل و اعمال کی نشر و اشاعت اور محکوم، ستم رسیدہ مردوں، عورتوں اور محروم و مظلوم بچوں کے دفاع کے لیے ہے۔
- یہ ظلم و ستم کے تحت زندگی گذارنے والے خدا پرست مستضعفین کے بارے میں اسلامی معاشرے کی بین الاقوامی ذمہ داری ہے
- اس ذمہ داری کو کئی طریقوں سے پورا کیا جا سکتا ہے (جس کا انحصار حالات پر ہے) جس میں :

اخلاقی مدد (ظلم و ستم اور حملے کو ناجائز قرار دینا، مستضعفین کو مظلوم قرار دینا، اس ظلم کے خلاف مزاحمت کو خراجِ تحسین پیش کرنا وغیرہ)، سیاسی اور سفارتی مدد (بین الاقوامی رائے عامہ ہموار کرنا، حملہ آوروں پر سیاسی اور معاشی دباؤ ڈالنا، انہیں بین الاقوامی برادری میں تنہا کرنا، وغیرہ)، ل کی عملی مدد کرنا (مظلومین تک خوراک ادویات پہنچانا، مہاجرین کی آبادکاری، مظلومین تک مالی امداد پہنچانا وغیرہ

- ل میں سے کوئی بھی کوشش بارآور نہ ہو اور جنگ میں جانا ناگزیر ہو تو تو مسلمان (ممالک) کو بین الاقوامی معاصر قوانین کے دائرے میں ایسا ضرور کرنا چاہیے اس کے لیے دوسرے ملکوں کا تعاون، مسلمان ملکوں کا آپس کا تعاون، آپس کے دفاعی معاہدے بہت موثر ثابت ہو سکتے ہیں

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ فَقَاتِلُوۡۤا اَوۡلِيَآءَ الشَّيۡطٰنِ‌ ۚ اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطٰنِ كَانَ ضَعِيۡفًا

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - جو لوگ ایمان لائے

يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - وہ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ - اور جنھوں نے کفر کیا وہ لڑتے ہیں

فِىۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ - طاغوت کی راہ میں

سبیل - راستہ

فَقَاتِلُوۡۤا - پس تم لوگ جنگ کرو

اَوۡلِيَآءَ الشَّيۡطٰنِ - شیطان کے ساتھیوں سے

اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطٰنِ - یقیناً شیطان کا فریب

كَانَ ضَعِيۡفًا - کمزور (ہوتا) ہے

كَید - کسی کام کو سرانجام دینے کے لیے خفیہ تدبیر کرنا

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿٧٦﴾

جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور
جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے، وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، پس
شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت
میں نہایت کمزور ہیں

Those who believe fight in the cause of Allah, and those who reject Faith Fight in the cause of Evil: So fight ye against the friends of Satan: feeble indeed is the cunning of Satan

محمد اقبال

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا

اہل ایملب اور اہل طاغوت کے وظائف حیلہ کا فرق

- اللہ نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں یہ فرق بتا دیا ہے
- **اللہ کی راہ** میں اس غرض کے لیے لڑنا کہ زمین پر اللہ کا دین قائم ہو، یہ اہل ایملب کا کام ہے جو واقعی مومن ہے وہ اس کام سے جی چرائے گا نہ کبھی باز رہے گا۔
- مسلمانوں کو بتایا جارہا ہے کہ روز روز یہ تمہیں کسی نہ کسی مہم اور جہاد کے لیے نکلنا پڑتا ہے، اس دین کو بچانے اور اسے قائم کرنے کی غرض کے لیے، یہی تو تمہارا وظیفہ حیلہ ہے
- **طاغوت کی راہ** میں اس غرض کے لیے لڑنا کہ خدا کی زمین پر خدا کے باغیوں کا راج ہو، یہ کافروں کا کام ہے اور کوئی ایملب رکھنے والا آدمی یہ کام نہیں کرسکتا۔
- کفر کی راہ پہ چلنے والے اپنے (طاغوتی) نظام کی بقا اور بلندی کے لیے کیا کچھ نہیں کر رہے
- تو آگہی دینے کے بعد حکم دیا فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ (پس شیطلب کے دوستوں سے لڑو) خیر کی پشت پناہ رحملب ہے۔ اور شر کا پشتیبلب شیطلب ہے۔ شیطلب کی قوتیں چاہے کتنی عظیم ہوں اللہ کے مقابلے میں یہ قوتیں کبھی پائیدار نہیں ہو سکتیں۔ شیطلب کی تدبیریں ہمیشہ بودی اور کمزور ہوتی ہیں۔ لب سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس میں دو شرطیں ہیں۔ (۱) ایملب۔ (۲) فی سبیل اللہ

آیات ۷۶-۷۰ (رکوع ۱۰)

- نا موافق حالات میں احتیاط سے رہنے کا حکم
- دشمن کے جارحانہ اقدامات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے مسلح رہنے اور جہاد کرنے کا حکم
- اس کے لیے گوریلا جنگ لڑنی پڑے تو لڑو اور اگر کسی بڑی روایتی جنگ کی نوبت آ جائے تو اس کے لیے پوری طرح تیار رہو۔
- مسلمانوں کو اپنی ایمانی قوت سے اپنے چاروں طرف پھیلے دشمنوں کے جال کو توڑ کرنے اور ہر سطح پر زندگی کا ثبوت دینا کی ہدایت
- اپنی صفوں کا جائزہ لینے کی ہدایت۔ کمزور ایمان اور منافقین کو پہچاننے کی ہدایت جو صرف اپنے دنیوی مفاد کے لیے مسلمانوں کی صفوں میں . .
- مسلمانوں کو طاقت اور قوت کے سرچشمے سے وابستہ ہونے کا حکم
- زندگی اللہ کے راستے میں سب کچھ قربان کر دینے اور خیر و شر کی اس کشمکش میں دیوانہ وار گزر جانے کا نام۔ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کفار سے جنگ لڑو، کفار مرکز اسلام پر حملہ کر دیں تو مدافعت کرو، ظلم کا نشانہ بننے والے مرد، عورتوں اور بچوں کے لیے لڑو

اضافی مواد

Reference Material

سوره

ا